جدید فقہی مسائل اور فقہائے پاک و ہند کے اجتہادات　　ڈاکٹر حافظ عبدالباسط خاں

ناشر: شیخ زاید اسلامک سینٹر، پنجاب یونی ورسٹی، لاہور، ۲۰۱۲ئ، صفحات: ۴۶۰، قیمت: ۴۰۰ روپے پاکستانی

فقہِ اسلامی کی تاریخ کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ اجتہاد کا دروازہ کبھی بند نہیں ہوا۔ ہر دور کے علماء نے اپنے زمانے میں پیش آمدہ نئے مسائل میں غور وخوض کیا اور قرآن و سنت اور شریعت کے دیگر مصادر و مآخذ کی روشنی میں ان کا حل پیش کیا۔ اجتہاد کا یہ تسلسل قرونِ اولیٰ سے موجودہ دور تک برابر جاری ہے، جس نے اب اجتماعی اجتہاد کی صورت اختیار کر لی ہے۔ تمدن کی ترقی نے بے شمار مسائل کو جنم دیا ہے اور معاشرت، خاندان، معیشت، طب و صحت اور قومی و بین الاقوامی تعلقات تمام میدانوں پر اس کا اثر پڑا ہے۔ علماء نے اجتہاد کو بروئے کار لاکر ان مسائل میں امت کی رہ نمائی کی ہے اور شرعی حکم بیان کیا ہے۔ اس سلسلے میں علمائے برصغیر کی خدمات کسی اور خطہ کے علماء سے کم نہیں ہیں۔ زیرِ نظر کتاب میں چند جدید فقہی مسائل میں فقہائے ہند و پاک کے اجتہادات سے بحث کی گئی ہے اور ان کا تجزیاتی مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔ یہ کتاب اصلاً ایک تحقیقی مقالہ ہے، جس پر فاضل مصنف کو شیخ زاید اسلامک سینٹر، جامعہ پنجاب لاہور سے پی ایچ ڈی کی ڈگری تفویض کی گئی ہے۔

یہ کتاب پانچ ابواب پر مشتمل ہے۔ ہر باب میں متعدد فصلیں ہیں۔ باب اول میں اجتہاد کی تعریف اور اقسام، مجتہد کے لیے مطلوبہ شرائط و اوصاف، اجتماعی اجتہاد کا تاریخی پس منظر، اس کے معاصر ادارے اور برصغیر میں اس کی روایت پر روشنی ڈالی گئی ہے، نیز معاصر اجتہاد کے سلسلے میں مختلف مکاتبِ فکر کی کتبِ فتاویٰ، جدید مسائل پر مشتمل فقہی کتب اور رسائل و جرائد اور دینی مدارس کے دارالافتاء کا مختصر تعارف کرایا گیا ہے۔ باب دوم میں جدید معاشرتی مسائل سے بحث کی گئی ہے، مثلاً ٹیلی فون کے ذریعے نکاح، نکاحِ مشروط، تفویضِ طلاق، خلع بذریعہ عدالت، امراض یا دیگر اسباب سے فسخ و تنسیخِ نکاح، غیرت کے نام پر قتل، خاندانی منصوبہ بندی اور ضبطِ ولادت۔ باب سوم میں جدید معاشی مسائل کا احاطہ کیا گیا ہے، مثلاً شیرز کی خرید وفروخت، معاصر اسلامی بینک کاری، کریڈٹ کارڈ، انشورنس اور ملٹی لیول مارکٹنگ۔ باب چہارم میں مسلم اقلیتوں اور بین الاقوامی تعلقات کے جدید مسائل زیر بحث آئے ہیں، مثلاً غیر مسلم ممالک میں رہائش، غیر مسلموں کے اداروں میں ملازمت، شراب اور دیگر حرام چیزیں

بیچنے والے ہوٹلوں میں ملازمت، اہلِ کتاب کا ذبیحہ، بیوی کے اسلام لانے پر فسخِ نکاح، عارضی نکاح، ویران قبرستان و مساجد کو فروخت کرنا، دارالحرب میں سودی معاملات، ہندوستان کے مخصوص حالات میں جان و مال کا انشورنس، فدائی حملے، مسلم ممالک میں تعینات غیر مسلم سفراء کا فوج داری قوانین سے استثناء۔ باب پنجم میں جدید طبی مسائل کو موضوعِ بحث بنایا گیا ہے، مثلاً اعضاء کی پیوندکاری، تولید کے مصنوعی طریقے (مصنوعی تخم ریزی، ٹیسٹ ٹیوب بے بی، رحم کی کرایہ داری وغیرہ) کلوننگ، پوسٹ مارٹم، طبی تعلیم کے لیے انسانی لاشوں پر تجربہ، پلاسٹک سرجری، موت کی حقیقت اور مصنوعی آلۂ تنفس کا استعمال، قتل بہ جذبۂ رحم۔

ان تمام مسائل و موضوعات پر فاضل مصنف نے برِّصغیر ہندو پاک کے فقہاء کے اجتہادات و آراء اور فقہی اکیڈمیوں کے اجلاسوں کی قرار دادوں اور فیصلوں کے حوالے دیے ہیں اور ان کے دلائل بھی نقل کیے ہیں۔ جن مسائل کے ضمن میں فقہاء کی ایک سے زیادہ آراء پائی جاتی ہیں، ان سب کا احاطہ کیا ہے اور مجوّزین اور مانعین کے دلائل ذکر کیے ہیں۔ یہی نہیں، بلکہ ان کا تجزیہ اور محاکمہ بھی کیا ہے اور آخر میں اپنی رائے بھی ظاہر کی ہے۔

اس کتاب کی صورت میں چند جدید فقہی مسائل پر برصغیر کے فقہاء کرام کے اجتہادات کی ایک قیمتی دستاویز تیار ہوگئی ہے، جس پر فاضل مصنف ازحد شکریے کے مستحق ہیں۔ تحقیقی مقالہ کے ممتحنین نے بجا طور پر اسے 'مثالی تحقیقی کام' قرار دیا ہے، جس کا تذکرہ مصنف نے اپنے مقدمہ (ص VIII) میں کیا ہے۔

چند معمولی فروگذاشتیں نظر آئیں، آئندہ ان کی اصلاح مناسب ہوگی۔ ص ۵۱ پر لکھا گیا ہے کہ ''رسائل و مسائل کی چار جلدیں مولانا مودودیؒ کی ہیں، جب کہ باقی جلدیں مولانا کے قریبی شاگرد مولانا غلام علی کی ہیں''۔ صحیح بات یہ ہے کہ رسائل و مسائل کی سات جلدوں میں سے پانچ مولانا مودودی کے قلم سے اور دو جلدیں جناب ملک غلام علی کے قلم سے ہیں۔ احکام و مسائل کے مصنف کا نام سید عروج احمد قادری لکھا گیا ہے (ص ۵۵) جب کہ صحیح نام سید احمد قادری ہے، عروج ان کا تخلّص تھا۔ رسالہ 'زندگی' کے بارے میں لکھا گیا ہے کہ اس میں ''رسائل و احکام کا عنوان فقہی مسائل کے لیے مخصوص ہے'' (ص ۵۹) صحیح یہ ہے کہ فقہی مسائل کے لیے مخصوص کالم کا عنوان 'رسائل و مسائل' ہے، البتہ اس کالم میں شائع ہونے والے مولانا